سوگ اور تعزیت

قرآن وسُنّت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائل

سوگ اور تعزیت

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

حکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

سوگ اور تعزیت

اہتمام ______ محمد عبد مغیب

ناشر ______ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ______ ۱۴۳۰ھ

حالیہ اشاعت ______ ۱۴۳۴ھ

قیمت ______ 50 :00

ناشر: مشربہ علم وحکمت کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور 042-35717842-3,0300-8880450
شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد 051-2281420,0300-5205050

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

فہرست

خطبہ مسنونہ	۵
سخنِ وضاحت	۶
موت کیا ہے؟	۷
☆ سوگ کا اسلامی طریقہ	۹
آنسو بہنا	۱۰
میت کی موجودگی میں	۱۳
میت کی نیکیوں کا تذکرہ کرنا	۱۳
صدمے پر صبر	۱۴
نوحہ وبین کی ممانعت	۱۶
میت پر رونے سے میت کو عذاب	۱۷
غم کے وقت بیٹھ جانا	۱۹
اہلِ میت کے لیے کھانا تیار کرنا	۲۰
اہلِ میت کا دوسروں کے لیے کھانا تیار کرنا	۲۳
سوگ کتنے دن تک	۲۳
سوگ کی اجازت کس کو؟	۲۵
سوگ فرض یا مستحب	۲۵
میت ہو جانے پر معمول کا کام	۲۶
☆ تعزیت کا مطلب	۲۹
تعزیت کرنے پر اجر	۲۹
تعزیت کے مختلف مسنون الفاظ	۳۰
تعزیت کرتے ہوئے میت کے لیے دعا کرنا	۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لواحقین کے لیے دعا کرنا	۳۸
تعزیت کتنی بار؟	۳۸
تعزیت نہ کرنے پر ناراضگی	۴۰
تین دن کے بعد تعزیت کا جواز	۴۰
☆ غیر شرعی رسومات	۴۲
چھوہڑی ڈالنا	۴۲
رسمِ قل، چالیسواں وغیرہ	۴۴
سوگ کی کوئی مخصوص علامت اختیار کرنا	۴۶
میت ہو جانے کے بعد پہلا تہوار	۴۶
میت ہونے پر تقریبات ترک کر دینا	۴۷
تعزیت کے لیے لفظ: افسوس	۴۸
رسمِ فاتحہ اور ہاتھ اٹھانا	۵۰
تعزیت کے لیے آنے والوں کی مصروفیت کیا ہو؟	۵۰
میت پر نعتیں پڑھنا	۵۲
تعزیت کرنے والوں کے بعض سوالات	۵۳
لواحقین کو محرومی کا احساس دلانا	۵۴
بناوٹی رونا	۵۵
میت کا منہ دیکھنا	۵۷
میت پر پھول ڈالنا	۵۷
تعزیتی اجلاس	۵۸
برسی منانا	۶۰
غیر مسلم سے تعزیت کرنا	۶۱
آخری بات	۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

(صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث: ۱۸۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت

الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں لہٰذا ہمیں زندگی کا ہر کام سنت کے مطابق کرنا ہی زیب دیتا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں ہندوانہ رسوم اور عادات کا چلن عام ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے آباء واجداد ہندو ہی سے مسلمان ہوئے اور ہمیشہ سے اکٹھے رہتے بستے چلے آ رہے ہیں۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے کلمہ تو پڑھ لیا لیکن عام رسم ورواج ہندوانہ ہی رہے۔ بعض ہندوانہ رسمیں اسلامی پیوندکاری کے ساتھ جاری وساری رہیں۔ مثلاً ہندو مردے کو جلانے کے بعد تیسرے دن مردے کی راکھ مرگھٹ سے اٹھا کر اسے خوشبو لگا کر زمین میں دفن کرکے اوپر مڑھی بنا دیتے ہیں اور کچھ راکھ گنگا جمنا میں بہا دیتے ہیں۔ اس موقع پر پنڈت اور برہمن بھجن گاتے اور میت کے لواحقین کھانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ وہ اس رسم کو پھُل کہتے ہیں۔ مسلمانوں نے میت کی وفات کے تیسرے روز کھانے کا اہتمام کرنے اور پھوہڑی اٹھانے یعنی اٹھا لا کرنے اور دور ونزدیک کے رشتہ دار بلانے، مولوی صاحب سے ختم پڑھوانے اور تبرکاً چنے اور پھُل مکھانے تقسیم کرنے کا نام قُل رکھ لیا۔

زیرِ نظر کتابچے میں سوگ اور تعزیت کرنے کا مسنون طریقہ بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا مسلمان بنائے اور سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

اور اب ۱۴۳۴ھ میں یہ اس کتابچے کی نظر ثانی شدہ اشاعت ہے۔

اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کیا ہے

انسانی روح کے اس دنیائے فانی سے کوچ کرنے کا نام موت ہے، جسے انتقال، رحلت، وفات وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔

رحمِ مادر میں ماں اور باپ کے جرثومے جب اللہ کے حکم سے ایک دوسرے میں مل جاتے ہیں تو وہ آہستہ آہستہ جمے ہوئے خون اور اس کے بعد گوشت کے ایک ٹکڑے کی شکل میں بتدیل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گوشت کے ٹکڑے میں روح ڈالتے ہیں۔ گوشت کا یہ ٹکڑا چھ سے نو ماہ کے عرصے میں مکمل انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ ہر روح کے رحمِ مادر میں یا اس دنیا میں ٹھہرنے کا وقت طے شدہ ہے لہٰذا اس نے اپنے وقت پر اس دنیا سے کوچ کرنا ہی کرنا ہے۔ پوری دنیا میں روزانہ ہزاروں افراد مرتے اور ہزاروں پیدا ہوتے ہیں۔ موت ہمیں ہماری یہ حیثیت یاد دلاتی ہے کہ تم اس دنیا میں مستقل رہنے کے لیے نہیں آئے بلکہ تمہاری حیثیت ایک مسافر کی طرح ہے۔

دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ کامیابی کی صورت میں ان شاء اللہ ابدی عشرت گاہ جنت ہوگی اور ناکامی کی صورت میں جہنم ہمیشہ کا عذاب ناک گھر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی عزیز کی موت پر اصل غم کا باعث یہ امر ہونا چاہیے کہ اس کا اصل ٹھکانا کیا ہوگا اور اس کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرنا چاہیے۔

گو موت ایک روز کا معمول ہے لیکن اپنے عزیز کا اچانک ہم سے جدا ہونا فطری صدمے کا سبب ہوتا ہے۔ اس فطری صدمے کو اللہ کے حکم کے مطابق برداشت کرنا ہی ایک مسلمان کے شایانِ شان ہے۔

چند لمحے پہلے مرنے والا شخص دنیا میں موجود ہوتا ہے لیکن اب وہ دوسری دنیا میں منتقل ہو چکا ہے اگر ہم موت میں پوشیدہ حقیقت کو سمجھ لیں اور زندگی کو ایک مسافر کی طرح گزاریں تو پھر موت زحمت نہیں بلکہ رحمت کا باعث نظر آنے لگے گی۔

یوں بھی بندہ مومن کی موت اس کی اپنے رب سے ملاقات کا نام ہے۔ اور صاحبِ ایمان کی میت اس ملاقات پر خوش ہوتی ہے لہٰذا ہمارا بے صبری کا مظاہرہ کرنا بے جا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

[بخاری:۶۵۰۷ تعلیقاً۔ مسلم:۶۸۲۲۔ ترمذی:۱۰۶۷۔ نسائی:۱۸۳۷۔ ابنِ ماجہ:۴۲۶۴]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوگ کا اسلامی طریقہ

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کے گھر والے یا متعلقین اس کے یوں چلے جانے پر غم محسوس کرتے اور اس غم کی حالت میں جو انداز اختیار کرتے یا جو رسومات ادا کرتے ہیں، ان سب کا نام سوگ ہے جسے عربی میں اِحداد کہا جاتا ہے۔ ایک مسلمان گھر میں موت واقع ہونے پر درجِ ذیل امور کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

☆ میت ہو جانے پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا پڑھنا چاہیے۔
جس کا مطلب ہے: ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی جانب لوٹنے والے ہیں، اے اللہ مجھے میری مصیبت کا اجر عطا کر اور مجھے اس کے بعد اچھا بدل عطا کر۔ (مسلم: ۹۱۸۔ ابنِ ماجہ: ۱۵۹۸)

☆ صبر اور متانت کے ساتھ میت کی آنکھیں بند کر دیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ (صحیح ابنِ ماجہ للالبانی: ۱۱۹۰)

☆ قریبی رشتہ داروں کو اطلاع دے دیں تاکہ وہ تکفین و تدفین میں ہاتھ بٹا سکیں اور جنازے میں شرکت کر سکیں۔

☆ غسل اور تکفین و تدفین میں یہ خیال رکھیں کہ ہر کام سنت کے مطابق ہو، کیوں کہ یہ اس شخص کا آخری کام ہے جو آپ کے ہاتھوں ہو رہا ہے لہٰذا یہ آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ قبر میں جاتے ہی میت کا اگلی زندگی کا مرحلہ شروع ہو جائے گا۔

☆ جنازہ عزت واحترام سے اٹھائیں اور کسی قسم کا شور نہ ہو، آوازیں بلند نہ ہوں۔ ہمارے یہاں جنازے اٹھاتے وقت کلمہ شہادت کہہ کر تمام حاضرین کا کلمہ پڑھنے کا رواج ہے جو مسنون نہیں بلکہ بدعت ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کوئی بھی جنازہ اٹھاتے وقت ایسا نہیں کیا۔

فتاویٰ عالم گیری میں ہے کہ جنازے کے ساتھ جانے والوں کے لیے خاموشی اختیار کرنا لازم ہے۔

آنسو بہنا:

کافر قوموں کی طرح بال نوچنا، بین کرنا، پچھاڑیں کھانا، ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونا ممنوع ہے لیکن غم کی وجہ سے اگر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو اس کا جواز ہے بلکہ یہ رقیق القلبی کی علامت ہے اور مسلمان کا رقیق القلب ہونا ایک اچھی صفت ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو میں نے دیکھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں (عالمِ نزع میں) بے چین ہو رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا:

تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا تَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضَ رَبُّنَا ، اِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُوْنُوْنَ.

"آنکھ روتی ہے، دل انتہائی غم گین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے رب کی رضا ہے، اے ابراہیم تیری جدائی پر ہم غم گین ہیں۔

[ابوداؤد:۳۱۲۶۔ مسلم:۲۳۱۵]

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا، جب کہ میں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً ابی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ (پیغام یہ تھا کہ) میرا بیٹا یا بیٹی حالتِ نزع میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں سلام بھیجا اور فرمایا: اسے کہو ”اللہ جو لے لے اور جو دے دے سب اسی کا ہے اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔“ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ قسم دے کر بلوایا تو آپ (ان کے ہاں) تشریف لے گئے۔ پھر بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا گیا جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَشَاءُ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

”بے شک یہ رحمت ہے، اللہ جن کے متعلق چاہتا ہے ان کے دلوں میں اسے ڈال دیتا ہے اور اللہ اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔“ (بخاری:۱۲۸۴۔ مسلم:۹۲۳۔ نسائی:۱۸۶۸)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر ام کلثوم کے جنازہ میں حاضر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر کے پاس بیٹھے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اسے قبر میں اتارو۔ چنانچہ وہ قبر میں اترے اور سیدہ کو قبر میں اتارا۔ (بخاری، الجنائز:۱۲۸۵)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں (بیٹھی ہوئی) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی رونے کی آواز الگ الگ پہچان رہی تھی۔

[المنتقی الاخبار، جزء ثانی:۱۹۳۹ مسند احمد بحوالہ جنازہ کے مسائل]

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی تھے اور مسجدِ نبوی میں ان کا خیمہ تھا، وہیں ان کی وفات ہوئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ ان حضرات کے شدتِ غم سے آنسو نکل رہے تھے اور ضبط کے باوجود رونے میں جو آواز نکلتی ہے وہ پہچانی جا رہی تھی۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ حضرات دھاڑیں مار مار کر جاہلوں کی طرح رو رہے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ [صحیح سنن الترمذی للالبانی:۷۸۸]

معلوم ہوا کہ کسی قریبی عزیز کی وفات پر آنسو کا غم کی شدت سے بہہ نکلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلِ گرفت نہیں بلکہ یہ ایک فطری بات ہے۔

میت کی موجودگی میں:

☆ میت کی موجودگی میں یا میت والے گھر میں، یا تعزیت کرتے ہوئے موت کی بے چینی، عالمِ نزع کی تکلیف اور آخرت میں حساب و کتاب کے خوف کو اپنے اوپر طاری کر کے اپنا محاسبہ کرنا اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا چاہیے۔ دنیوی دل چسپیوں کی باتیں یا ہنسی مذاق کرنا نامناسب ہے۔

میت کی نیکیوں کا تذکرہ کرنا:

☆ میت کو یاد کر کے بلند آواز سے خود رونا اور حاضرین کو بھی نہیں رلانا چاہیے۔ البتہ میت کی نیکیوں کا تذکرہ کر کے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اچھی اُمید رکھنا اور اس کی مغفرت کا ذکر کرنا مستحسن ہے۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان کو بند کیا اور فرمایا: جب روح پرواز کر جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ یہ سن کر گھر والے واویلا کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تُؤَمِّنُ مَاقَالَ اَهْلُ الْبَیْتِ .

(مُردوں کے پاس) بھلی بات کہو، کیوں کہ گھر والوں کی باتوں پر فرشتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمین کہتے ہیں۔" [صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی: ۱۱۶۴] اور ایک روایت میں ہے۔

لَا تَدْعُوا اَنْفُسَکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ.

"اپنے لیے اچھی دعا کرو کیوں کہ فرشتے تمہاری ہر دعا پر آمین کہتے ہیں۔"

[مسلم، کتاب الجنائز، ح: ۹۲۰]

نیز فرمایا: اپنے فوت شدہ لوگوں کا ذکر بھلائی کے سوا (یعنی برائی سے) نہ کرو۔

[صحیح سنن نسائی للالبانی: ۱۸۲۷]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مردوں کو برا نہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے اس کا بدلہ وہ پا چکے۔"

[صحیح سنن نسائی للالبانی: ۱۸۲۸]

صدمے پر صبر:

انسان کو جب کوئی اچانک جسمانی، نفسیاتی یا معاشی مصیبت اور تکلیف پہنچے تو وہ جذباتی طور پر سخت گھبراہٹ، بے چینی اور صدمے کا شکار ہو جاتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے غم سے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ اکثر لوگ شدت غم کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ بعض چیخ و پکار کرنے لگتے ہیں، بعض ایسے الفاظ کہتے ہیں جو عام حالات میں نہیں کہے جاتے، بعض لوگ نعوذ باللہ تقدیر کو کوسنے لگتے ہیں۔

"ہائے! ہم تنہا رہ گئے، چھوٹے چھوٹے بچوں کا باپ اٹھ گیا اب ان کا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا؟ اب کون ہمیں لا کر کھلائے پلائے گا۔" یہ سب اللہ کے حضور گستاخی اور ناشکری کے کلمات ہیں۔ ایسے الفاظ نہیں کہنا چاہیے اور اگر کوئی کہہ دے تو اسے سمجھا دینا چاہیے۔

لیکن ایک مسلمان کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ صدمے، غم اور تکلیف کی حالت میں بھی اپنے ہوش وحواس نہیں کھوتا، وہ اللہ کی طرف سے عائد کردہ فیصلے پر بخوشی صبر کرتا ہے۔ غم زدہ ہونے کے باوجود وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور وہی بات کہتا ہے جو اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی غماز ہوتی ہے۔ اگر میت کے متعلقین میں سے کوئی چیخ و پکار یا غیر شرعی حرکات کرے تو اسے منع کیا جائے گا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بچے پر رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔ اس عورت نے کہا: تمہیں میری مصیبت کی کیا پروا؟ اس عورت سے کسی نے کہا: یہ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ پایا۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا:

إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى .

"صبر وہی ہے جو پہلے صدمہ کے وقت ہو۔"

[ابوداؤد: ۳۱۲۴۔ بخاری: ۱۲۵۲۔ مسلم: ۹۲۶]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ وقت گزرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اب میں صبر کرتا ہوں حالاں کہ مذکورہ حدیث کی رُو سے صبر وہ ہے جو مصیبت کے شروع میں کیا جائے ورنہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تو جزع فزع میں خود بخود ہی کمی آتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دو چار دن بعد اپنی دنیا کے معمولات میں ہر کوئی مصروف ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لیے جنت پسند کروں گا۔ [صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی: ۱۲۹۸]

نوحہ وبین کی ممانعت:

ہندوؤں میں یہ رواج ہے کہ تعزیت کے لیے آنے والا ہر شخص جزع فزع کرتا، نوحہ وبین کرتا آتا ہے۔

گلے لگ کر رونا بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اسلام میں یہ ساری چیزیں نہیں ہیں۔ اسید بن اسید ایک خاتون صحابیہ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو عہد لیے تھے، اس میں یہ بھی تھا کہ چہرہ نہیں نوچیں گی، ہائے وائے نہیں کریں گی، کپڑے نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں نوچیں گی۔ [ابوداود: ۳۱۳۱]

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نوحہ کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع کیا۔[ابوداؤد: ۳۱۲۷۔ بخاری: ۱۲۱۵ے۔ مسلم: ۳۶،۹ /۳۲]

جب سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو عورتیں رونے لگ گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے جا کر عورتوں کے رونے کی خبر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو سلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر ان کو رونے دو بشرطیکہ وہ سروں پر خاک نہ ڈالیں اور چلائیں نہیں۔[بخاری اوائل باب مایکرہُ مِن النیاحۃِ علیٰ المیت ، کتاب الجنائز]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی گالوں پر تھپڑ مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[بخاری، کتاب الجنائز، باب لَیسَ مِنّا مَنْ شَقَّ الجیوب]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پاجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔[مسلم]

ہمارے معاشرے میں بھی جاہل مسلمانوں کے ہاں میت ہو جانے پر بین کرنے، سینہ پیٹنے کمر میں دوپٹے باندھ کر رونے کا رواج ہندوؤں ہی سے آیا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا تقاضا ہے کہ اس کفریہ رسم سے مکمل طور پر بچا جائے۔

میت پر رونے سے میت کو عذاب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا شبہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو انہوں نے کہا: (ابن عمر بھول گئے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: بے شک یہ قبر والا عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی:

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی.

”کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“

ہناد راوی نے وضاحت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی کی قبر کے پاس سے گزر رہے تھے۔ [ابوداؤد: ۳۱۲۹۔ بخاری: ۳۹۸۰۔ مسلم: ۹۳۲، کتاب الجنائز]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ سنا تھا اس کی وضاحت بھی کی اور اصلاح بھی کی۔

حقیقت یہی ہے کہ میت پر رونے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا بشرطیکہ میت مسلمان ہو۔ اس نے اپنی زندگی میں کسی کی موت پر نوحہ و بین اور جزع فزع نہ کی ہو، اس نے اپنے لواحقین کو بھی یہی تاکید و تلقین کی ہو۔

اگر میت کسی کافر کی ہے یا مسلمان کی ہے لیکن اس نے اپنی زندگی میں خود بھی نوحہ و بین کیا ہو اور اپنے لواحقین کو بھی اس سے نہ روکا ہو تو پھر میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوگا کیوں کہ اس نے اس برائی کو ختم نہیں کیا اور اسے اپنے گھرانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جاری رہنے دیا، اس لحاظ سے یہ برائی میت کی سیۂ جاریہ (جاری رہنے والی برائی) بن گئی ہے۔ چوں کہ ہمارے معاشرے میں نوحہ و بین کی رسم عام ہے اس لیے مرنے سے پہلے وصیت کر جانا چاہیے کہ لواحقین نوحہ و بین نہ کریں اور نہ ہی کوئی اور غیر مسنون کام کریں گے۔

غم کے وقت بیٹھ جانا:

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (غزوہ موتہ پر) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور جعفر بن طیار رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بیٹھ گئے کہ رنج آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہوتا تھا۔ میں آپ کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر انہیں منع کر۔ وہ شخص گیا اور پھر لوٹ کر آیا۔ اور کہنے لگا: وہ عورتیں نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ جا انہیں منع کر۔ وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ وہ تو ہم پر غالب آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جا کر ان کے منہ میں خاک ڈال دے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس شخص سے کہا کہ اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، تجھے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو کر نہیں سکا اور رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کو بار بار تنگ بھی کرتا جا رہا ہے۔ [بخاری، کتاب الجنائز، بـاب مَـن جلس عند المصيبة يُعرف فيه الحزن]

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اگر غم شدید ہو تو اس وقت بیٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجدِ نبوی میں غم زدہ حالت میں آ کر بیٹھ گئے۔

لیکن پھوہڑی ڈال کر دنوں یا ہفتوں تک کے لیے سوگ کی علامت کے طور پر بیٹھ جانا اور دیگر مصروفیات ترک کر دینا، ہندوؤں کا طریقہ ہے، ہمارے نبی ﷺ کا یہ طریقہ نہیں۔ شدتِ غم کی وجہ سے وقتی طور پر بیٹھ جانے سے پھوہڑی ڈالنے کا جواز نہیں لیا جا سکتا۔

اہلِ میت کے لیے کھانا تیار کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملنے پر فرمایا:

خاندانِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ [ابوداود: ۳۱۳۲۔ ترمذی: ۹۹۸]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں میت کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کا یہ کام پسند کرتا ہوں کہ جس دن فوتگی ہو اس ایک دن اور اگلی رات کا کھانا اہل میت کے لیے تیار کریں۔ یہ سنت بھی ہے اور اچھا کام بھی۔ ہم سے پہلے بھی بھلے لوگ یہ کام کرتے رہے ہیں اور بعد والے بھی کرتے رہیں گے۔ [کتاب الجنائز للالبانی]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل باہم محبت، ہمدردی اور حسنِ سلوک کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے پڑوسیوں یا اپنے رشتہ داروں کی غم اور دکھ کی حالت میں دل جوئی کی جائے۔ شدتِ غم کی وجہ سے فوری طور پر میت کے اہلِ خانہ اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ خود کھانا تیار کر سکیں اس لیے شریعت نے دوسرے مسلمان بہن بھائیوں کو ترغیب دی کہ وہ ان کے ہاں کھانا پکا کر بھیجیں۔

یہ کھانا پکا کر بھیجنے کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہو سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے البتہ اگر اہلِ میت نادار لوگ ہیں یا گھر کا سربراہ فوت ہو گیا ہے تو معاونت کے طور پر بعد میں بھی کھانا پکا کر بھیجا جا سکتا ہے۔

اگر اہلِ میت کے لیے کوئی بھی کھانے کا اہتمام نہ کرے تو اہلِ میت خود اپنے لیے کھانا تیار کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ ممنوع ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ میت کے ہاں چولہا تک نہیں جلنا چاہیے۔ شریعت نے ایسی کوئی ممانعت نہیں کی۔ کھانا پکا سکتے ہیں اور دیگر امور کے لیے بھی چولہا جلا سکتے ہیں۔

اہلِ میت کے لیے کھانا بھیجنا ایک مسلمان معاشرے کا معروف دستور ہے۔ ایک مسلمان کے ہاں میت ہو اور کوئی بھی اہلِ میت کے لیے کھانے کا انتظام نہ کرے، یہ پورے محلے اور مسلمان معاشرے کے لیے بڑی ہی نازیبا بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نہ کسی مسلمان کو یہ کام ضرور کرنا چاہیے۔

کھانا اہلِ میت کے لیے تیار کیا جائے گا اور جو رشتہ دار دور سے آئے ہیں ان کے لیے بھی لیکن جو لوگ قریب سے آئے ہیں اور گھروں میں جا کر کھانا کھا سکتے ہیں ان کو اپنے گھروں میں جا کر کھانا کھانا چاہیے۔ ہندوؤں میں یہ رواج ہے کہ اہلِ میت کے لیے پہلے دن کا کھانا اس گھر کی عورتوں کے میکے والے تیار کرتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی دور رہتے ہوں اور کتنے ہی نادار کیوں نہ ہوں۔

اچھی قسم کا کھانا دینا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے مثلاً قورمہ، بریانی، زردہ، روغنی نان وغیرہ خصوصاً جب کہ میت بھی کسی عمر رسیدہ شخص کی ہو۔

اگر کسی گھر کی عورتوں کے میکے والے نہ ہوں تو پھر کوئی اور قریبی رشتہ دار کھانا تیار کرتا ہے۔ پہلے دن کے کھانے کو پنجابی میں کوڑا وٹہ کہا جاتا ہے۔

جو لوگ میت کا کھانا دیتے ہیں ان کے ہاں میت ہو جانے پر کھانا دے کر باری چکانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں کے ہاں میت ہو جانے پر یہ سلسلہ کئی کئی دن تک چلتا رہتا ہے کیوں کہ اہلِ میت نے بہت زیادہ لوگوں کو میت ہو جانے پر کھانا کھلایا ہوتا ہے۔

اسلام میں اہلِ میت کو کھانا کھلا کر ان سے باری دینے کی توقع رکھنا سراسر نازیبا ہے۔ اس کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کے ہاں تعزیت کے لیے آنے والے تمام لوگوں کو کھانا کھلا کر بھیجنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور زبردستی مہمانوں کو کھانے کے لیے روکا بھی جاتا ہے جب کہ تیجے، دسویں، چالیسویں، برسی اور ختم وغیرہ پر دعوت دے کر زیادہ سے زیادہ مہمانوں کو بلایا جاتا ہے۔

جو اہلِ میت تعزیت کے لیے آنے والوں کو کھانا، پانی یا چائے وغیرہ نہ پوچھیں یا ان کی میزبانی کی طرف توجہ نہ دیں وہ لوگ اس پر اظہارِ شکایت کرتے ہیں بلکہ باقاعدہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ جب کہ اسلام میں تعزیت کے لیے آنے والوں کو کھانا یا پانی وغیرہ پوچھنا لازمی نہیں خصوصاً ابتدائی ایام میں کیوں کہ گھر والے خود غم زدہ ہیں۔ تعزیت کے لیے آنے والوں کو چاہیے کہ خود ہی اہلِ خانہ کو منع کر دیں البتہ دور سے آنے والے کھانا کھا سکتے ہیں۔

اہلِ میت کا دوسروں کے لیے کھانا تیار کرنا:

گھر میں میت ہو جانے پر اسلام نے کسی قسم کے مخصوص کھانے یا دعوت کا اہتمام کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا بلکہ ایسا کرنا ممنوعات میں شامل ہے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میت کے گھر میں اکٹھا ہونا اور اس کے بعد کھانا تیار کرنے کو ''النیاحہ'' میں شمار کرتے تھے۔

[مسند احمد: ۶۹۰۵۔ ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز: ۱۶۱۲ الالبانی]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اسے موت پر اس کا اعلان کرنے اور نوحہ کرنے ہی کی ایک شکل سمجھتے تھے۔ جس میں یہ اعلان پایا جاتا ہے کہ فلاں فوت ہوگیا ہے۔ ایسا کرنا جاہلیت کی رسم ہے۔ اسلام میں یہ قطعی جائز نہیں ہے۔

سوگ کتنے دن تک؟

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا تو انہوں نے تیسرے روز زرد رنگ کی خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی اور فرمایا کہ ہمیں خاوند کے علاوہ اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا۔ [بخاری، باب اِحدادُ المراۃِ علی غیرِ زوجِھا]

سیدہ زینب بنتِ ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے روز خوشبو منگوائی اور اپنے گالوں اور بازوؤں پر ملی اور فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو عورت اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

[بخاری، باب احداد المراۃ]

سیدہ زینب بنتِ ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی فوت ہوئے تو انہوں نے بھی تیسرے روز خوشبو لگائی...... (اور پھر وہی کچھ کہا اور وہی حدیث بیان کی جو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہا اور بیان کیا تھا)۔ [بخاری، احداد المراۃ]

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ کسی بھی میت پر اگر سوگ منایا جائے تو صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین دن تک کی اجازت ہے، اس سے زیادہ دن سوگ منانا ممنوع ہے البتہ خاوند کی وفات پر بیوی چار ماہ دس دن سوگ منانے کی پابند ہے۔ سوگ کے طور پر غسل کرنے، دھلے یا نئے کپڑے پہننے، کسی خوشی کی تقریب میں شرکت کرنے اور بیوی سے مقاربت کرنے سے رکے رہنا کفار کا طریقہ ہے۔

سوگ کی اجازت کس کو؟

سوگ کی اجازت صرف عورتوں کو دی گئی ہے کیوں کہ وہ کسی بھی غم کو مردوں کی نسبت زیادہ محسوس کرتی ہیں، مردوں کو سوگ منانے کی اجازت نہیں دی گئی، انہیں تکفین وتدفین سے فارغ ہو کر اپنے معمول کے کاموں میں لگ جانا چاہیے۔

سوگ فرض یا مستحب:

کسی میت پر سوگ منانا واجب یا فرض یا مستحب نہیں ہے۔ سوائے اس عورت کے جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کی حالت میں رہے گی جسے عدت کہتے ہیں۔ وہ ان ایام میں بناؤ سنگھار کرنے، کسی بھی قسم کا زیور پہننے، نئے اور خوبصورت کپڑے پہننے، اور گھر سے باہر جانے سے رکے رہنے کی پابند ہے۔

کسی اور میت پر کوئی عورت بناؤ سنگھار یا نہانے دھونے سے اگر چاہے تو تین دن تک رک سکتی ہے اس سے زیادہ دن رکے رہنا ممنوع ہے۔

بیوہ پر شوہر کا سوگ منانا واجب ہے لیکن کسی اور میت پر سوگ منانا واجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اس کی صرف عورتوں کو اجازت دی گئی ہے۔

میت ہو جانے پر معمول کے کام:

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا بیمار تھا، وہ فوت ہو گیا تو رات کو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے شوہر آئے، انہوں نے بچے کا حال پوچھا تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: آرام میں ہے۔ مراد یہ کہ تکلیف سے نجات پا گیا ہے۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ رات گزاری جیسے شوہر اور بیوی رات گزارتے ہیں اور صبح غسل کے بعد ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے تمام واقعہ صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں تمہیں برکت عطا کرے گا۔ چنانچہ اللہ نے انہیں بیٹا عطا کیا۔

[بخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظهر حزنه عند المصیبة]

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ میت ہو جانے پر بھی معمول کے کام ترک کرنا ضروری نہیں۔ موت تو ایک معمول ہے۔ ہندوؤں کے ہاں میت ہو جانے پر چالیس دن تک ورنہ دس دن تک لازماً معمول کے کام ترک کر دیے جاتے ہیں۔ جو شخص معمول کے کاموں میں لگ جائے اس کے متعلق لوگ یہ باتیں کرتے ہیں کہ اسے تو مرنے والے کا کوئی غم ہی نہیں۔ اس نے تو شکر کیا کہ اس کا فلاں رشتہ دار مر گیا اور اس سے جان چھوٹ گئی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ رسمیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالات سب دکھاوا اور بناوٹ ہیں۔ مرنے والے کے غم میں معمولات ترک کرنا اور زبردستی دکھاوے کے آنسو بہانا ان لوگوں کا کام ہے، جن کا نہ تو اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت پر اگر مرنے والوں پر مصروفیات ترک کرنے کا رواج ہوتا اور دسویں چالیسویں لازمی ہوتے تو دن رات مرنے والوں کا صرف ماتم ہی ہوسکتا اور انسان کوئی بھی دوسرا کام نہ کرسکتا۔

دراصل موت ایک ناپسندیدہ اور قابلِ افسوس امر نہیں بلکہ یہ تو مقدر ہے البتہ قریبی عزیزوں کے لیے باعثِ غم ضرور ہے لیکن اسلام تو غم منانے کے بھی حق میں نہیں، غم سے نکالنے کے لیے ہی تو مسلمان بہن بھائیوں پر فرض ہے کہ وہ غم زدہ کی تعزیت کریں اور اسے معمول کی حالت کے مطابق لانے کی کوشش کریں۔

غم کا تصور:

ہمارے معاشرے میں موت کو بڑی غم ناک صورت تصور کیا جاتا ہے۔ جس شخص کے زیادہ عزیز و اقارب وفات پا چکے ہوں خصوصاً بھائی، بہنیں، بیٹے بیٹیاں، داماد، بہو، ماں باپ یا شوہر یا بیوی وغیرہ اس کو بہت دکھی سمجھا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بے چارے کو موت کھا گئی۔ ابھی بوڑھا ہونے کی عمر تو نہیں تھی لیکن موت نے اسے بوڑھا کر دیا ہے۔ مرنے والوں کے ساتھ مرا تو نہیں جاتا لیکن ان کے بغیر کھانے اور پہننے اوڑھنے کا کیا مزا؟ فلاں بظاہر ہنستا مسکراتا نظر آتا ہے لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرگ نے اسے کھوکھلا کر دیا ہے۔

اگر شادی وغیرہ کا موقع ہو تو دلہا یا دلہن کے ماں یا باپ فوت ہو چکے ہوں تو اس کا رونا اور غمگین صورت بنانا لازمی سمجھا جاتا ہے۔

بہن بھائی، ماں باپ، شوہر بیوی، دوست، سہیلی سے تعلق کی وجہ سے فطری صدمہ اپنی جگہ لیکن مرنے والوں کا غم کھانے پینے اور ہنسنے بولنے یا دیگر معمولات ہی کو ہمیشہ کے لیے ہلا کر رکھ دے، یہ سب غیر فطری ہے۔

مرنے والوں کے ہاں کوئی خوشی ہو تو بڑی حسرت سے کہا جاتا ہے۔ ''فلاں کو دیکھنا نصیب نہ ہوا، بس! فلاں بے چاری کی قسمت میں دکھ (دنیوی محرومیاں) تھے۔''

ہاں! بعض رشتوں کی کمی انسان کو واقعی عمر بھر محسوس ہوتی رہتی ہے مثلاً ماں اور باپ کی کمی، شوہر یا بیوی کے لیے ایک دوسرے کی کمی، گو اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کو یہ اجازت دی ہے کہ ممکن ہو تو نکاح کر کے اس کمی کو پورا کر لیں۔

جانے والوں پر غم کیسا؟ ہاں غم تو یہ ہونا چاہیے کہ جانے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور ہم نے یہاں سے جانے کے لیے تیاری کر رکھی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت

تعزیت کا لفظی مطلب ہے اپنے مسلمان بہن بھائی کو کوئی نقصان پہنچنے یا کوئی تکلیف پہنچنے پر اسے اس طرح تسلی دینا کہ اس کا غم ہلکا ہو جائے، اس کے دل کو جو پریشانی لاحق تھی اس کی بجائے اس کو اطمینان اور راحت محسوس ہو۔

تعزیت کرنے پر اجر:

تعزیت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ مصیبت میں کسی کو ذہنی و جذباتی سہارا دینا اس کی بہت بڑی مدد ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُومِنُ فِي مُصِيبَتِهِ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءُ يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں اس سے اظہارِ ہمدردی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے قابلِ رشک پوشاک پہنائیں گے۔''

کسی صحابی نے دریافت کیا **يُحْبَرُ** سے کیا مراد ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

يُغْبَطُ (جس پر دوسرے کو رشک آئے)۔

[تاریخ بغداد، تاریخِ دمشق، کتاب الجنائز للالبانی، سند حسن ہے۔ اردو ترجمہ ص: ۲۰۶]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کا مقصد میت کے لواحقین کو غم سے نکالنا اور انہیں معمول کے مطابق حالت میں لانا ہے۔ اس لیے تعزیت کے لیے آنے والوں کو جزع فزع سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نوحہ کرنا، بین کرنا، چیخنا چلانا، کپڑے پھاڑنا تو قطعی حرام ہے۔

بہتر یہ ہے کہ مرنے والے کی نیکیوں کا تذکرہ کیا جائے اور اس پر اللہ نے جس اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے اس کی میت کے لیے دعا بھی کی جائے اور تذکرہ بھی کیا جائے۔ دنیائے فانی کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے میت کی رہائی کو اس کے اپنے حق میں باعثِ رحمت اور باعثِ تسکین سمجھا جائے اور میت کے لواحقین کو بھی اسی کا احساس دلایا جائے۔ بعض لوگوں کو تعزیت کرنے کا اچھا انداز آتا ہے۔ جب کہ بعض لوگوں کو تعزیت کرنے کا انداز نہیں آتا لیکن جو الفاظ رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو تسلی دیتے ہوئے فرمائے، وہ الفاظ ہر اک مسلمان کے لیے تعزیت کا بہترین اسلوب ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ انہی الفاظ میں یا ان جیسے الفاظ کے ساتھ تعزیت کر لی جائے۔

تعزیت کے مختلف مسنون الفاظ:

"اللہ تعالیٰ جو بھی دیتا یا لیتا ہے وہ اسی کا ہے اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور اجر کی طلب گار رہو۔"

یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے یا نواسی کی نزع کے وقت اپنی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دلاسا دیتے ہوئے فرمائے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچہ یا بچی حالتِ نزع میں ہے۔(ایک روایت میں اس بچی کا نام اُمیمہ بنتِ زینب رضی اللہ عنہا آیا ہے) ''آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔'' آپ ﷺ نے پیغام لے کر آنے والے کو یہ پیغام دے کر بھیجا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ (لِلّٰهِ)مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ......

''اللہ تعالیٰ جو بھی دیتا یا لیتا ہے وہ اسی کا ہے اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور اجر کی طلب گار رہو۔''

[بخاری، کتاب الجنائز:۱۲۸۴۔ مسلم، کتاب الجنائز:۹۲۳ نسائی:۱۸۶۸]

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث اظہارِ تعزیت کے لیے بہت عمدہ ہے۔

☆ ایک انصاری رضی اللہ عنہا عورت کا بچہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے اپنے بچے کی وفات پر جزع فزع کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے صبر اور تقویٰ کی تلقین فرمائی۔ اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں جزع فزع کیوں نہ کروں جب کہ میں رقوب (وہ عورت جس کا بچہ زندہ نہ بچے) ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رقوب تو وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے۔ پھر فرمایا:

مَامِنَ امْرِءٍ اَوِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ یَمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ یَحْتَسِبُهُمْ اَلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمُ الْجَنَّةَ.

''جس مسلمان مرد یا عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اگر وہ اللہ سے اجر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب گار رہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا (اور وہ آپ کے دائیں طرف تھے) میرے والدین آپ پر قربان اور دو بچوں کا کیا حکم ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں دو بچوں کی وجہ سے بھی۔''

[مسند البزار: ۸۵۷۔ مستدرک حاکم بحوالہ کتاب الجنائز للالبانی اردو ترجمہ، ص: ۲۰۸]

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ میت کے لواحقین کو صبر کرنے اور اس پر اجر ملنے کی بشارت والی احادیث سنانا چاہئیں۔

بملاحظہ:

دراصل ماں کے لیے چھوٹے بچے پر صبر کرنا، بڑے بچے کی موت کی نسبت زیادہ گراں ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ چھوٹا بچہ ہمہ وقت ماں کے پاس رہتا ہے جب کہ بڑا بچہ شادی کی وجہ سے ماں باپ سے الگ گھر میں منتقل ہو چکا ہوتا ہے اور بعض حالات میں ماں باپ اس کی جدائی کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ماں باپ کے لیے ہر اک بچے کی وفات پر صبر کرنا مشکل کاموں میں سے ہے اور اگر شریعت کے احکامات کے مطابق صبر کیا جائے تو ان شاء اللہ ہر ماں کو ہر بچے پر بھی اجر مل سکتا ہے جس کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے۔

☆ قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تو کئی ایک صحابہ کرام آپ کی خدمت میں آکر بیٹھ جاتے۔ ان میں سے ایک صاحب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹا سا بچہ تھا۔ وہ اسے پشت پر بٹھا کر اپنے ساتھ لاتے اور اپنے سامنے بٹھا لیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا! کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ سے ایسی محبت فرمائے جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ وہ بچہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ وہ صاحب اپنے بیٹے کی یاد اور غم کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں نہ دیکھا تو فرمایا کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھ رہا، صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کا جو بچہ آپ ﷺ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان صاحب سے ملاقات کی اور بچے کے متعلق پوچھا تو ان صاحب نے بتایا کہ وہ وفات پا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان صاحب سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:

”اے فُلاں! تمہیں کون سی صورت زیادہ پسند ہے یہ کہ تم اس سے دنیاوی زندگی میں فائدہ اٹھاتے یا کل وہ روزِ قیامت تمہارے لیے آگے بڑھ کر جنت کا دروازہ کھول دے۔“

ان صاحب نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے یہ پسند ہے کہ وہ آگے بڑھ کر میرے لیے جنت کا دروازہ کھول دے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے طے ہو چکا۔

ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ پر قربان! کیا یہ صرف ان صاحب کے لیے خاص ہے یا یہ (بشارت) ہم سب کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ لِكُلِّكُمْ. ”بلکہ تم سب کے لیے ہے۔“

[سنن نسائی، کتاب الجنائز: ۲۰۸۸۔ مستدرک حاکم۔ کتاب الجنائز للالبانی]

یعنی جس کو بھی یہ صورت پیش آ جائے اس کے لیے یہ بشارت ہے۔

تعزیت کرتے ہوئے میت کے لیے دعا کرنا:

☆ جب سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَه' فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْه' فِي عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ. [مسلم، کتاب الجنائز، ح: ۹۲۰]

”یا اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پس ماندگان کی حفاظت فرما۔ یارب العالمین ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف کر دے۔ اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔“

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ میت کے لیے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کرنا چاہیے۔ مغفرت کے لیے جنازے کی تمام دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔ اور سبھی دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

میت کے لیے مغفرت کی دعا اپنی زبان میں بھی کی جا سکتی ہے۔

جنازے میں پڑھی جانے والی منسون دعائیں درج ذیل ہیں:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ،اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ،اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ".

"یا اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ ہمیں مرنے والے (صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کر"۔

(ابوداؤد، ح:٣٢٠١۔ترمذی، ح:١٠٢٤۔ابن حبان، ح:٧٥٧)

یہ دعا اس لحاظ سے بہت جامع ہے کہ اس میں تمام طرح کے لوگوں کی مغفرت کا ذکر آ گیا ہے۔

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازے میں یہ دعا پڑھتے سنا جسے میں نے یاد کر لیا۔ نیز یہ دعا سن کر میں نے خواہش کی کہ کاش یہ میت میری ہوتی...... (تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا ثمر میں حاصل کر لیتا) دعا یہ ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ"

یا اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ کر دے، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل و عیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ"۔ (مسلم، ح:٩٦٣۔ ترمذی، ح:١٠٢٥)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ فِيْ ذِمَّتِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهٗ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

"اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے یعنی تیری کفالت میں ہے سو تو اسے قبر کی آزمائش اور اس کے عذاب سے محفوظ فرما دے تو اپنے وعدے وفا کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حق والا ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بہت ہی بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔" (ابوداود، ح:۳۲۰۲)

ایک روایت میں شروع میں الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰهُمَّ فَلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

"اے اللہ! فلاں بن فلاں تیری کفالت میں آ گیا اور تیری ہمسائیگی اور امان میں آ گیا ہے پس اسے آگ کے عذاب سے بچالے"۔

اس کے بعد وہی دعا ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ (ابن ماجہ، ح:۱۴۹۹)

ایک دعا یہ بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ احْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

"اے اللہ! یہ تیرا غلام تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج بن کر آیا ہے۔ تیری ذات اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے اگر واقعی وہ اچھا ہے تو اس کی نیکیاں زیادہ کر دے اور اگر برا ہے تو اس سے درگزر فرما دے"۔

(مستدرک حاکم، المعجم الکبیر للطبرانی، ح:۶۴۷۔ احکام الجنائز للالبانی)

اگر بچے کی میت ہو لڑکا ہو یا لڑکی تو اس کے لیے یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا" (صحیح بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیشوا، پیش رو، ذخیرہ اور باعث اجر بنا"۔

نبی اکرم ﷺ سے مروی ان دعاؤں کے صیغے مرد اور عورت دونوں کے لیے ایک ہی استعمال کرنا بہتر ہے کیوں کہ مرنے کے بعد وہ سب میت کے حکم میں آجاتے ہیں۔ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی یہی رائے ہے جب کہ بعض علماء عورت کے لیے صیغہ مونث استعمال کرتے ہیں اور یہ بھی درست ہے جیسے جی چاہے کر لیں۔

میت کے لواحقین کے لیے دعا کرنا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کی بیوی سیدہ اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے تعزیت کرتے ہوئے ان کے سب سے بڑے بیٹے عبداللہ (جو اس وقت بچے ہی تھے) کے لیے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِیْ اَهْلِهٖ وَبَارِکْ لِعَبْدِاللّٰهِ صَفْقَةِ يَمِيْنِهٖ.

"اے اللہ! خاندانِ جعفر کا تو خود والی بن جا اور عبداللہ کی کمائی میں برکت عطا کر۔" یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔ [مسند احمد، ح: ۱۷۵۰۔ کتاب الجنائز للالبانی]

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ میت کے اہلِ خانہ کے لیے بھی خیر و برکت کی دعا کرنا مسنون طریقہ ہے۔ کیوں کہ اس میں ان کے ساتھ ہم دردی اور خیر خواہی کا جذبہ اور اس کا اظہار بھی پایا جاتا ہے۔

تعزیت کتنی بار؟

مسنون طریقہ صرف ایک بار تعزیت کرنا ہے اور اس سے مسلمان کا فریضہ ادا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔ تعزیت کے لیے بار بار جانا یا بعض مخصوص دنوں میں جانا ہندوانہ طریقہ ہے جیسے دسویں تک روزانہ میت والے گھر جانا، قل والے دن تعزیت کے لیے دوبارہ جانا ،میت ہونے کے بعد جو پہلا تہوار آئے اس پر دوبارہ تعزیت کے لیے جانا وغیرہ۔

اگر لواحقین کو میت کے جانے سے شدید صدمہ لاحق ہوا ہے تو اس صورت میں قریبی اور دوستانہ تعلق رکھنے والے افراد اگر دوسری یا تیسری بار صرف دل جوئی اور ہم دردی کی نیت سے جاتے ہیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے، مثلاً بیوہ عورت کے پاس اس کی عدت کے دوران کسی وقت جانا وغیرہ۔

یاد رہے کہ میت کے لواحقین کے ساتھ تعلق ہونا اور ان کو تعلق جتانے کے لیے جانا دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا تعلق جتانے کے لیے بار بار اہلِ میت کے ہاں جانا انہیں تکلف میں ڈالنے کا باعث ہوتا ہے۔

اسلام یوں بھی اپنا تعلق جتانے اور کسی پر احسان رکھنے کی بجائے یہ چاہتا ہے کہ پوری ہم دردی اور خیر خواہی سے تعلقات نباہے جائیں۔

ہمارے معاشرے میں تعلق جتانے کی یہ بیماری اس قدر عام ہے کہ میت ہو جانے والے گھر میں بعض رشتہ دار کئی دن میت والوں کے ہاں ڈیرے ڈالے رکھتے ہیں۔ میت کے لواحقین غم زدہ ہوتے ہیں۔ ایک شخص کے جانے کے بعد اس شخص سے متعلقہ معاملات رک جاتے ہیں، انہیں درست کرنے ،ان پر سوچ بچار کرنے یا کسی اور کے حوالے کرنے سے متعلق اہلِ میت نے کچھ سوچنا ہوتا ہے، اپنی زندگی کی گاڑی چلانا ہوتی ہے لیکن گھروں میں بار بار آنے یا آ کر رہنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد مصروفیت اور اخراجات میں اضافہ کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

اسلام مصیبت ہو یا راحت دونوں حالتوں میں یہ پسند کرتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ اس کا وقت اپنی طرف مبذول کر کے ضائع نہ کرے۔ نہ ہی اس پر کھانے کا غیر ضروری بوجھ ڈال کر اخراجات اضافہ کرے اور نہ ہی اس کے ہاں ضرورت سے زیادہ قیام کر کے اس کی مصروفیات کو بڑھائے بلکہ ضروری کام کر کے اپنے گھر کی راہ لے۔

تعزیت نہ کرنے پر ناراضگی:

اگر کوئی مسلمان بہن بھائی، رشتہ دار یا پڑوسی تعزیت نہ کرے تو اس پر کسی قسم کا اظہارِ ناراضگی نہیں کرنا چاہیے، ممکن ہے اسے یاد نہ رہا ہو، یا اسے وقت نہ ملا ہو یا اپنی سستی کی وجہ سے اظہارِ تعزیت نہ کر پایا ہو۔

ہمارے معاشرے میں یہ بات عام طور پر پائی جاتی ہے کہ جو اظہارِ تعزیت نہ کرے اس سے میت کے لواحقین ناراض ہو جاتے یا کسی نہ کسی انداز سے شکایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے تعزیت نہ کرنے والوں کے ساتھ کبھی نہ تو اظہارِ ناراضگی کیا اور نہ ہی شکایت کی۔

تین دن کے بعد تعزیت کا جواز:

جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت غزوہِ موتہ میں ہوئی تو احادیث میں آتا ہے کہ آپ تین دن تک آلِ جعفر کے ہاں جانے سے رکے رہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آج کے بعد میرے بھائی کو نہ رونا میرے دونوں بھتیجوں کو لاؤ۔“

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ حجام کو بلاؤ۔ حجام نے آکر ہمارے سر مونڈھ دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد تو ہمارے چچا ابوطالب کا ہم شکل ہے اور عبداللہ شکل اور اخلاق میں مجھ سے ملتا جلتا ہے۔

اس موقع پر آپ نے خاندانِ جعفر کے لیے تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اے اللہ خاندانِ جعفر کا تو خود والی بن جا اور عبداللہ کے ہاتھ میں (کمائی میں) برکت دے۔

پھر ہماری والدہ تشریف لائیں اور آپ سے ہماری یتیمی اور اپنے غم کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمہیں ان کی تنگ دستی کی کیوں فکر ہے، میں تو دنیا و آخرت میں ان کا سرپرست ہوں۔“ [مسند احمد: ۱۷۵۰۔ کتاب الجنائز، للالبانی]

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ تعزیت کرنے کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں بلکہ تین دن کے بعد بھی تعزیت کی جا سکتی ہے۔

دراصل اسلام آسانی کا دین ہے، لہٰذا ہر شخص کے حالات پر منحصر ہے کہ وہ کب تعزیت کر سکتا ہے؟

سالوں بعد بھی تعزیت کی جا سکتی ہے۔

تعزیت فون پر بھی کی جا سکتی ہے۔

ملاقات کر کے بھی اور بذریعہ خط بھی کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر شرعی رسومات

پھوہڑی ڈالنا:

ہندو لوگ میت ہو جانے کے بعد تین دن، دس دن یا چالیس دن تک کے لیے مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ پھوہڑی ڈالتے ہیں۔ جس میں زمین پر چٹائیاں بچھادی جاتی ہیں اور یہ کام روزانہ کیا جاتا ہے۔ایک دو خواتین میں اور مردوں میں مرد ہر وقت پھوہڑی پر موجود رہتے ہیں ۔ محلے دار اور رشتہ دار عورتیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ دیہات میں ساتھ ساتھ، حقہ نوشی کا بھی دور چلتا ہے۔ پھوہڑی پر آنے والوں کی خدمت کے لیے ایک دو عورتیں عورتوں میں اور مرد مردوں میں ہمہ وقت حاضر رہتے ہیں۔

اسلام میں پھوہڑی کا کوئی تصور نہیں۔تعزیت کے لیے آنے والوں کا زمین پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ گھروں میں عام حالات میں جو بھی بیٹھنے کا انتظام ہوتا ہے، وہی تعزیت کے لیے آنے والوں کے لیے بھی ہونا چاہیے البتہ پہلے دن چونکہ تعزیت کے لیے آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لیے اگر جگہ بنانے کے لیے صوفے کرسیوں یا چارپائیوں کی بجائے زمین پر دریاں بچھادی جائیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کے لیے آنے والوں کو چاہیے کہ وہ حتی الامکان کم وقت کے لیے آئیں تاکہ میت والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو البتہ دور سے آنے والے یا قریبی اور قلبی تعلق رکھنے والے افراد، جو آکر ان کے گھریلو کاموں میں معاون بن جائیں اور کسی تکلف یا تکلیف کا باعث نہ بنیں وہ زیادہ دیر رک سکتے ہیں۔

میت ہو جانے والے گھر میں بغیر کسی ضرورت کے تعزیت کرنے کے بعد رکے رہنے سے غیر معمولی ہجوم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دیگر تعزیت کے لیے آنے والوں اور اہلِ خانہ کو اپنے کام کاج کرنے میں دشواری پیش آتی ہے نیز انہیں بٹھانے کے لیے جگہ کا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے جب کہ اکثر لوگوں کے ہاں جگہ بھی کم ہوتی ہے۔ اگر کسی گلی وغیرہ میں انتظام کیا جائے تو راہگیروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام دوسروں کو اس قسم کی بے جا تکلیف میں مبتلا کرنے کی قطعی اجازت نہیں دیتا۔

تعزیت کے لیے کسی مخصوص ہیئت میں بیٹھنا، اہل علم ناپسند کرتے تھے، مثلاً میت کے متعلقین کا ایک جگہ جمع ہونا اور تعزیت کرنے والوں کا ان کے پاس پہنچنا۔

علماء کا کہنا ہے کہ متعلقینِ میت کو اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے جو ان سے ملے وہ تعزیت کرلے۔ تعزیت کی خاطر عورتوں اور مردوں کے اجتماع کی کراہت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [المجموع الفتاویٰ، کتاب الجنائز للالبانی]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اظہارِ تعزیت کے لیے جمع ہونا مکروہ ہے خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں رونا شامل نہ بھی ہو، اس لیے کہ یہ غم کو تازہ کرتا ہے اور اخراجات میں اضافہ کرتا ہے۔[کتاب الجنائز للالبانی]

رسمِ قل، چالیسواں وغیرہ:

گھر میں میت ہو جانے پر یا کبھی بھی میت کے نام پر کسی دعوت کا اہتمام نہیں کیا جائے گا مثلاً رسمِ قل، دسواں، ساتا، برسی، سالانہ ختم وغیرہ کا کھانا۔

یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ چنانچہ البیرونی لکھتے ہیں۔ وارث کے اوپر میت کے جو حقوق پہلے سال واجب ہیں ان میں سولہ کھانے ہیں۔ یہ ضیافتیں موت کے گیارہویں، پندرہویں اور اس کے بعد ہر مہینے میں ایک مرتبہ دی جاتی ہیں۔ چھٹے مہینے کا کھانا دوسرے مہینوں کے کھانے کی نسبت زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ ایک کھانا سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے کھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دس دن تک پکا ہوا کھانا اور ایک کوزہ ٹھنڈے پانی کا ایک چھپر کے نیچے صحن میں رکھا جاتا ہے۔ دسویں دن میت کے نام پر بہت سا کھانا اور ٹھنڈا پانی صدقہ کرتے ہیں۔ گیارہویں دن کے بعد سے سال تک روزانہ ایک آدمی کی خوراک کے برابر کھانا اور ساتھ ایک درہم برہمن کے گھر بھیجتے رہتے ہیں۔[کتاب الہند، ص:۳۴۷،۳۴۸]

نیز جو مسلمان اس قسم کی دعوتیں کرے اسے سمجھایا جائے گا اور اس کے اس کام میں کسی قسم کا تعاون نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی ان دعوتوں میں سے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت قبول کی جائے گی۔

اس قسم کی دعوتوں میں مندرجہ ذیل قبیح امور شامل ہیں۔

☆ اسراف کیوں کہ یہ دعوتیں شریعت نے مقرر نہیں کیں۔

☆ گھر والوں کے لیے مشکل کا باعث

☆ غیر متوقع اخراجات اور تکلفات کا باعث۔

جب انسان خوشی کے کاموں میں یا عام حالات میں کوئی دعوت کرتا ہے تو وہ اپنے ارادے، خوش دلی، اور اس کے اخراجات کی تیاری کر کے آتا ہے لیکن موت ایک ہنگامی اور اچانک واقعہ ہے۔ اس کے لیے کسی دعوت کا اہتمام غیر متوقع اخراجات اور تکلفات کا باعث بنتا ہے۔

☆ کافروں کی مشابہت، کیوں کہ برسی قل، ختم، دسواں، چالیسواں وغیرہ کافر لوگ کرتے ہیں اس لیے مسلمان کے لیے ان کا کرنا جائز نہیں۔

☆ آنے والوں کے لیے بھی دعوت قبول کرنا اور اس میں آنا تکلف کا باعث بن جاتا ہے۔

☆ ہر آنے والے کو سفر کا خرچ اور وقت بھی صرف کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص ان دعوتوں پر نہ آئے ان پر ناراضگی کی جاتی ہے۔

☆ جس شخص کو میت والے دعوت نہ دیں وہ بھی ان پر بگڑ بیٹھتا ہے۔

☆ ایک دوسرے کے ہاں بدلے کے طور پر آنا جانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ تیجے، چالیسویں، دسویں وغیرہ پر غیر متعلقہ عورتوں کو بھی ساتھ لے کر جانا سینکڑوں لوگوں کے لیے خواہ مخواہ کی مصیبت بن جاتی ہے۔

سوگ کی کوئی مخصوص علامت اختیار کرنا:

سوگ کی کوئی بھی ظاہری علامت اختیار کرنا جائز نہیں مثلاً

☆ کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، بین کرنا

☆ گلے میں دوپٹہ یا پگڑی ڈالنا

☆ کمر میں دوپٹہ یا ٹپکا باندھنا

☆ عورتوں کا چوڑیاں توڑ دینا

☆ کالے کپڑے پہننا یا کالی پٹی سر پر باندھنا یا کندھے پر کالی پٹی باندھنا

☆ نہانے دھونے سے گریز کرنا

☆ سوگ میں سفید کپڑے پہننا

☆ پھوہڑی ڈالنا

میت ہونے جانے کے بعد پہلا تہوار:

ہندوؤں میں یہ رسم ہے کہ وہ میت ہونے کے بعد پہلا تہوار آنے پر غم کو نئے سرے سے تازہ کرتے ہیں۔ وہ تہوار پر نہ تو نئے کپڑے پہنتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی خوشی کرتے ہیں۔

قریبی رشتہ دار اور عزیز نئے سرے سے ایک بار پھر افسوس کرنے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکٹھے ہوتے اور رونے دھونے کی رسم ادا کرتے ہیں۔

ہندوؤں کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی میت ہو جانے کے بعد پہلی عید نہیں مناتے جب کہ یہ ایک جاہلانہ کام ہے۔

سوگ تو صرف کرنا بھی ہو تو تین دن تک کے لیے ہے۔

سوگ کی وجہ سے کسی بھی تقریب یا تہوار میں شرکت نہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے لہٰذا شرعی طور پر عید منانے کے لیے جو کام کرنا مسنون ہیں وہ سب ادا کرنے چاہئیں

عید نہ منانے کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہیں جس نے ہمارے عزیز کو ہم سے جدا کر کے ہماری خوشیاں ہم سے چھین لیں۔ جب کہ ایک مسلمان ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا اور اللہ ہی کی رضا کے مطابق چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

میت ہونے پر تقریبات ترک کر دینا:

میت ہو جانے کو اس قدر غم ناک سمجھا جاتا ہے کہ خوشی کی تقریبات بھی موخر کر دی جاتی ہیں مثلاً شادی، عقیقہ، یا کسی خوشی میں دعوت کا اہتمام وغیرہ۔

دراصل اس کا محرک بھی یہ سوچ ہے کہ غم بھی منایا جائے اور خوشی بھی منائی جائے۔ مشرکانہ قومیں ایک وقت میں یہ دو کام اکٹھے نہیں کر سکتیں کیوں کہ دونوں کی رسومات ایک دوسرے کا الٹ ہیں۔ نیز خوشی اور غم دونوں کی تقریبات یا عرصہ مشرک قوموں کے ہاں طویل ہوتا ہے جیسے شادی کی تقریبات دن طے کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر مکلاوے بھیجنے کے دنوں تک جاری رہتی ہیں اور مرنے کی رسمیں مرگ سے لے کر کم از کم چالیسواں کرنے تک جاری رہتی ہیں۔

خوشی کی تقریبات کو اپنی مرضی سے آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے لیکن موت کا معاملہ اپنے بس میں نہیں ہوتا لہٰذا مشرک قومیں موت ہو جائے تو خوشی کا دن طے ہی نہیں کرتیں اور اگر طے کر چکے ہوں تو اسے چالیسویں کی رسم کے بعد لے جاتے ہیں۔ جاہل مسلمانوں میں بھی خوشی اور غم کا یہی تصور پایا جاتا ہے اور اگر کوئی کسی کی وفات پر چالیسواں ہونے کی مدت کے اندر اندر شادی یا کسی اور تقریب کا دن طے کر لے تو میت کے گھر والے ان رشتہ داروں سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ان سے قطع تعلق کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہندوؤں اور مشرکوں کی رسموں اور خیالات سے بچائے۔ آمین!

تعزیت کے لیے لفظ: افسوس؟

ہمارے ہاں میت ہو جانے پر تعزیت کرنے کے لیے افسوس کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ افسوس کرنے جانا ہے۔

یاد رہے کہ افسوس کسی غلط حرکت پر کیا جاتا ہے، جب کہ ایک مسلمان کے لیے موت اپنے اصل گھر کی طرف روانگی کی پہلی منزل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر کام میں خیر ہوتی ہے لہٰذا جس وقت کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس شخص کے لیے اور اس کے لواحقین اور احباب کے لیے اس میں بہت بڑی خیر پوشیدہ ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے شرع اسلام میں کسی کی وفات پر افسوس نہیں تعزیت کی جاتی ہے اور فوت ہونے والے کے قریبی رشتہ داروں کو تسلی دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی میں خیر تھی، اللہ نے فوت ہونے والے کو دنیا کے فتنوں سے بچالیا، اللہ تعالیٰ اس شخص کی نیکیوں کو قبول کرے اور اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اور پیچھے رہ جانے والوں کا بے شک وہی کفیل اور نگران ہے، جدائی عارضی ہے اور ان شاء اللہ ہم ان کے پاس پہنچنے والے ہیں، غرض غم کی حالت کو کم کرنے والی باتیں کرنے کا نام تعزیت ہے۔

مشرکانہ قوموں کے ہاں آخرت کا وہ تصور نہیں جو اسلام میں ہے۔ ان کے ہاں ایک شخص کے چلے جانے سے ان کی دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ اگر نوجوانی کی موت ہے تو اس پر مزید دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لاشعوری طور پر یا شعوری طور پر ان قوموں کو یہ بھی احساس اور علم ہوتا ہے کہ اب ان کی باہم ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ روزِ قیامت اور اس کے بعد جہنم ہی میں مل سکیں گے۔ لہٰذا ان کا افسوس کرنا، نوحہ و بین کرنا اور غم کو اپنے اوپر طاری رکھنا ان کے عقیدے کے عین مطابق ہے۔

اس کے برعکس مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ کی مہربانی سے ہم نے جنت میں ایک دوسرے سے دوبارہ مل جانا ہے بشرطیکہ ایمان اور عمل میں اخلاص اور شریعت کی پابندی کی ممکنہ کوشش کی گئی۔

مسلمان کسی عزیز کی وفات پر اپنے ایمان اور عمل کا نئے سرے سے جائزہ لیتا ہے اور جہاں جہاں کوتاہیاں اور خرابیاں نظر آتی ہیں انہیں درست کرنے کی فکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے فوراً کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ وہ جانے والے کے غم میں اپنے معمولات چھوڑ کر اپنے آپ کو غم کے سمندر میں غرق نہیں ہونے دیتا بلکہ اللہ کی رضا کے لیے تن من کی بازی لگا دینے کا پختہ عزم کرتا ہے۔

رسمِ فاتحہ اور ہاتھ اٹھانا:

ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ مرد جب تعزیت کے لیے آتے ہیں تو پھوہڑی پر موجود تمام لوگ ہاتھ اٹھا کر میت کے لیے فاتحہ پڑھتے ہیں۔ جس میں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور درود شریف پڑھ کر میت کو اس کا ثواب پہنچایا جاتا ہے۔

یہ طریقہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں بلکہ ہندوؤں کی نقل میں پھوہڑی ڈالنے کی جب رسم شروع کی گئی تو ساتھ ساتھ آنے والوں کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنے کا طریقہ بھی بنا لیا گیا۔ تعزیت کے لیے آنے والی بعض عورتیں بھی فاتحہ پڑھتی ہیں۔

اپنی زبان میں یا مسنون دعائیں میت کی مغفرت کے لیے بغیر ہاتھ اٹھائے کرنا جائز ہے لیکن یہ رسم خود ساختہ ہے، اس لیے اس رسم کو جڑ سے اکھیڑنے کی ضرورت ہے۔

تعزیت کے لیے آنے والوں کی مصروفیت کیا ہو؟

یہ ایک اہم سوال ہے جس کا حل لوگوں نے یہ نکالا کہ گٹھلیاں، تسبیحیں، سیپارے اور یسینیں لا کر کپڑا بچھا کر ایک میز پر رکھ دیتے ہیں۔ گھر کا کوئی شخص بیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرانہیں پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔لہٰذا آنے والے مہمان بھی ساتھ آ کر پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو لوگ ادھر ادھر کی باتوں میں لگ جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ گٹھلیاں یا سیپارے وغیرہ میت پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

دراصل یہ رواج اس لیے عام ہوا کہ ہمارے ہاں ہندوؤں کی طرح تعزیت کے لیے بار بار آنا، پھوہڑی بچھا کر کئی دنوں تک بیٹھنا اور قریبی رشتہ داروں کا زیادہ دنوں کے لیے میت والوں کے ہاں رک جانا لازمی سمجھ لیا گیا ہے۔یوں ناجائز رسم کے ساتھ بدعات کو بھی جوڑ لیا گیا۔

جب کہ شرعاً تعزیت صرف ایک بار کرنی چاہیے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے جانا چاہیے تا کہ اہلِ خانہ کے لیے دوسروں کا بیٹھے رہنا تنگی کا باعث نہ ہو۔

کھانے کی دعوت سوچ سمجھ کر کی جاتی ہے لیکن اسلام نے اس کا بھی یہ ادب سکھایا ہے کہ کھانا کھا کر اٹھ جاؤ اور باتیں کرنے کے لیے میزبان کے ہاں جم کر نہ بیٹھ جاؤ۔ حالانکہ یہ معمول اور عام حالات کی بات ہے جب کہ غم میں تو گھر والے خود صدمے سے نڈھال ہوتے ہیں، ان کے ہاں بیٹھے رہنا ان کی ہمدردی نہیں بلکہ ان کے لیے دشواری پیدا کرنا ہے۔نتیجہ یہ کہ ایک غیر شرعی رسم کو پورا کرنے کے لیے مزید غیر مسنون طریقے وضع کر لیے گئے۔

جب میت رکھی ہو اور ابھی جنازے میں وقت ہے تو مردوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنازہ پڑھ کر جائیں لیکن عورتوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں البتہ جو عورتیں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کے ساتھ تعزیت کے لیے آتی ہیں ان کو بھی جنازہ ہو جانے تک رکنا پڑتا ہے۔

ایسے میں بہتر یہ ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے اور مغفرت کے لیے مسنون دعائیں زیر لب پڑھی جائیں۔

مسنون دعاؤں کو ایک کاغذ پر لکھ کر حاضرین میں تقسیم بھی کی جا سکتی ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی دین سے واقف خاتون خواتین کو موت، اور اس کے مراحل نیز آخرت کی تیاری سے متعلق درس دے دے۔

ایک بار میت رکھی ہوئی تھی اور دفن کرنے میں ابھی کچھ دیر تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حاضرین کو موت کے بعد کے مراحل پر خطبہ دیا تھا۔[دیکھیے مستدرک حاکم۔ مسند احمد بن حنبل۔ کتاب الجنائز للالبانی اردو ترجمہ، ص: ۱۸۷۔عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]

میت پر نعتیں پڑھنا:

ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ جب میت کو غسل دے کر کھاٹ پر لٹایا جاتا ہے تو خوش آواز عورتیں مختلف طرح کی پنجابی اور اردو نظمیں اور نعتیں پڑھتی ہیں بعض میں تو ربط اور معنویت بھی نہیں ہوتی۔ بعض عورتیں اپنے اس کام کی فیس بھی لیتی ہیں۔

اس میں شرعاً بہت سی قباحتیں ہیں۔ مثلاً

- ☆ شرکیہ نعتیں پڑھنا
- ☆ بے ربط اور بے معنی نظمیں پڑھنا
- ☆ عورتوں کی آواز کا مردوں تک جانا جب کہ شرعاً عورت کا اپنا خوب صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجہ مردوں پر ظاہر کرنا حرام ہے۔

☆ میت کے پاس آوازیں بلند کرنا جب کہ میت کے پاس خاموشی اور وقار ختیار کرنا مسنون ہے۔

☆ نظمیں پڑھنے والیوں کا معاوضہ لینا۔

یاد رہے کہ بعض درس دینے والی عورتیں بھی معاوضہ وصول کرتی ہیں جو شرعاً جائز نہیں۔

تعزیت کرنے والوں کے بعض سوالات:

ہمارے معاشرے میں یہ بھی رواج ہے کہ جو کوئی تعزیت کرنے آتا ہے وہ فوت ہونے والے کی وفات کے متعلق یہ سوال کرتا ہے کہ وفات کیسے واقع ہوئی۔ جب کہ اختصار کے ساتھ ہی نہیں بعض لوگ تفصیل کے ساتھ یہ جان چکے ہوتے ہیں لیکن وہ گھر والوں سے تعلق جتانے یا ان کی زبان سے سننے کے لیے یہ سوال کرتے ہیں۔

میت کے لواحقین ہر آدمی کو ہر وقت ایک ہی کہانی سنانے میں لگے رہتے ہیں۔ پھر اس کہانی میں تعزیت کرنے والے کچھ افسوس ناک اور غم کو بڑھانے والے جملوں سے ایسا رنگ بھرتے ہیں کہ کہانی سنانے والے کے آنسو چھلک اٹھتے ہیں، آواز بھرا جاتی ہیں اور دل بیٹھنے لگ لگتا ہے۔ جب اس بے چارے کی حالت زیادہ ہی خراب ہونے لگتی ہے تو پھر تعزیت کرنے والے کہتے ہیں۔ صبر کریں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روئیں نہیں، اللہ آپ کو صبر دے، ایسی موت پر غم تو ہوتا ہی ہے۔ گویا پہلے خود ہی رلا دیا اور اب صبر کی تلقین بھی کر رہے ہیں۔ دنیا داری اور دکھاوا اسی قسم کی الٹی سلٹی چیزیں سکھاتا ہے۔

یاد رہے کہ موت کا سبب کیا بنا؟ اس کا جواب صرف دو لفظ ہوتے ہیں۔ ہارٹ اٹیک ہوا، بلڈ پریشر کی بیماری تھی۔ کینسر تھا۔

لیکن سوالوں کی بھرمار تو یہاں تک ہوتی ہے کہ آنکھیں کب کھولیں، آخری بات کیا کی؟ کن بیٹے بیٹوں سے کب ملاقات ہوئی تھی؟ مرحوم نے گزشتہ دنوں میں کب اور کیا کیا کھایا تھا؟

چند دن گزرنے کے بعد ان میں اور سوالات کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ فلاں رشتہ دار جنازے میں پہنچ گیا تھا یا نہیں؟ فلاں نے منہ دیکھا تھا یا نہیں؟ خواب میں مرحوم نظر آیا یا نہیں؟ بہت زیادہ یاد آتے ہوں گے؟

شرعاً ان باتوں کا تعلق کسی گناہ ثواب سے نہیں، البتہ جب لواحقین خود کسی کو اپنا ہمدرد سمجھ کر کوئی بات بتائیں تو یہ ایک الگ بات ہے۔

لواحقین کو محرومی کا احساس دلانا:

اگر فوت ہونے والا بال بچے دار آدمی تھا اس کے بچوں یا جوان بیوی کو دیکھ کر ایسے غم ناک جملے کہے جاتے ہیں کہ سننے والوں کا دل بے اختیار تڑپ اٹھے۔ ان کی حالت پر افسوس کے مختلف انداز اختیار کیے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ مسلمان مسلمان کا ہمدرد ہوتا ہے۔ہم دردی کا تقاضا تو یہ ہے کہ میت کے بیوی بچوں کی ہمت بندھائی جائے۔ان کو محرومی کا احساس دلانے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی معیت کا احساس دلایا جائے۔انہیں غم زدہ کرنے کی بجائے غم سے نکالنے کی سبیل سوچی جائے۔

بچوں کے سامنے انہیں یتیم کہہ کر رلانا ان کے ساتھ ہمدردی نہیں نادان دوستی والی بات ہے۔

بناوٹی رونا:

تعزیت کے لیے آنے والے جیسے ہی میت والے گھر کے قریب پہنچتے ہیں رونا شروع کردیتے ہیں، آوازیں بلند ہو جاتی ہیں، پھر گھر والوں کے گلے لگ کر رونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔دل چسپ بات یہ کہ اس بناوٹی آنسو بہانے میں میت کے لواحقین کو بھی زبردستی آنسو گرانے پڑتے ہیں تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ انہیں تو کوئی دکھ ہی نہیں ہوا، حاضرین کو بھی اس بناوٹی آہ وبکا میں اپنا حصہ ڈالنا پڑتا ہے۔مصنوعی طور پر بار بار رونے اور رلانے کے لیے کئی سال قبل مرے ہوؤں کا نام لے لے کر بین کیے جاتے ہیں تاکہ رونے کا ڈرامہ پوری طرح کامیاب ہو سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان مسلسل چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں رو سکتا اور یہ انسان کے اپنے ہی فائدے کے لیے ہے، اگر وہ کسی دکھ دینے والے کام پر ہمیشہ ہی روتا رہتا تو دین یا دنیا کے دیگر کام کیسے کرسکتا۔یہی دنیا دار لوگ جب بناوٹی رونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارغ ہوتے ہیں تو خوب دنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں۔ میت والے گھر میں بیٹھ کر بریانی قورمہ اڑاتے ہیں اور ساتھ ساتھ کھانے میں عیب نکالے جاتے ہیں۔ کھانا کس نے پکایا؟ کفن کس نے دیا؟ قل اور دسواں کب ہوگا؟ فلاں نے تو فلاں کی موت پر ایسا کھانا دیا تھا اور قل شان دار کیے تھے؟ وغیرہ۔

اس طرح اگر میت کے لواحقین اگر کوئی رسم نہیں بھی کرنا چاہتے تو تعزیت کے لیے آنے والے انہیں رسم کرنے کا احساس دلا دلا کر آمادہ کر لیتے ہیں۔

شرعاً تعزیت کے لیے آنے والوں کے اگر آنسو نہ نکلیں تو زبردستی یا بناوٹی آنسو بہانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو روتے ہوؤں کے آنسو پونچھنے کے لیے آئے ہیں۔

یاد رہے کہ بناوٹی رونا بھی غیر مسلموں کی مشابہت ہے۔ کوشش کرنا چاہیے کہ کوئی ایسا کام ہی نہ کریں جس سے دوبارہ ماتم کی فضا بن جائے۔ مثلاً گلے لگنا یا مرنے والے کی باتیں کرنا، فضا کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے بہتر یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کی جائیں یا پھر عام حالات میں ایک دوسرے سے جو ضروری اور خوشگوار باتیں کی جاتی ہیں وہ کی جائیں۔ رہی دنیوی کاموں کی دل چسپی، بیاہ شادی، غیبت چغلی یا فیشن اور فلم کی باتیں تو یہ ایک مسلمان کو کسی بھی مجلس میں زیب نہیں دیتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کا منہ دیکھنا:

تعزیت کے لیے آنے والے میت کا منہ دیکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ نہ تو منہ دیکھنے میں کوئی حرج ہے اور نہ ہی نہ دکھانے میں لہٰذا جو لوگ میت کے واقعی قریبی ہیں اور ان کی خواہش بھی ہے کہ وہ میت کا منہ دیکھ لیں، انہیں تو دیکھ لینا چاہیے اگر وہ منہ نہیں دیکھتے یا نہیں دیکھنا چاہتے تو یہ بھی کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے۔

رہے وہ لوگ جن کی میت کے ساتھ قرابت نہیں تو وہ منہ دیکھنے کے تکلف میں اپنے آپ کو نہ ڈالیں تو بہتر ہے ورنہ میت کے پاس ایک بھیڑ لگ جاتی ہے۔ دھکے دے دے کر بڑھنے کی اور منہ دیکھنے کی خواہ مخواہ کوشش کی جاتی ہے۔

میت پر پھول ڈالنا:

میت پر پھول ڈالنے کی رسم دنیا کی تمام مشرک قوموں میں پائی جاتی ہے۔ قدیم رومی میت کے تابوت پر پھول ڈالتے اور مرنے والوں کی قبروں پر یا مجسموں پر بھی پھول نچھاور کرتے۔ ہندوؤں کے ہاں میت کو جلایا جاتا ہے لیکن تیسرے روز اس کی راکھ کو کپڑے میں لپیٹ کر اسے پھولوں میں بسا کر دفن کیا جاتا ہے جسے مڑھی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان قوموں میں میت سے اپنا تعلق یا محبت جتانے کے لیے تعزیت کے لیے آنے والے پھول بھی لاتے ہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: پھول اور ثقافت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر قوموں کی دیکھا دیکھی ہمارے ہاں بھی یہ رواج عام ہو گیا ہے چنانچہ بازار میں کفن کا جو سامان فروخت کیا جاتا ہے اس میں صندل کا برادہ، گلاب کا عرق، عود کی خوشبو، مشک کافور اور پھولوں کا ایک تھیلا بھی ہوتا ہے۔

تعزیت کے لیے آنے والے پھول لے کر آتے ہیں، انہیں میت کے کفن کے اوپر ڈال دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں قبر پر پھول چڑھانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قبرستانوں کے قریب پھول، سہرے وغیرہ بیچنے والوں کی دکانیں عام ہوتی ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں میت پر پھول ڈالنا یا قبر پر پھول چڑھانا ممنوع ہے۔ ایک بدعت ہے اور کافر و مشرک قوموں کی مشابہت بھی لہٰذا اس رسم سے اجتناب ضروری ہے اور ایسا کرنے والوں کو سمجھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ میت پر پھول ڈالے نہ قبر پر۔

پھول چڑھانا ایک فضول رسم ہے جس کی وجہ سے پھولوں کا ضیاع ہوتا ہے اور پیسے کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

تعزیتی اجلاس:

یہ دراصل میت کے لیے اکٹھے ہونے، اس سے اظہارِ تعلق اور اس کو یاد کرنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جو جدید دور میں ایجاد کیا گیا ہے۔

میت کے سوگ میں اکٹھے ہونے کی دیگر تمام رسموں کا تعلق قدیم مشرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوموں سے ہے لیکن تعزیتی اجلاس کا جدید نام اور انداز ہونے کی وجہ سے اسے اکثر پڑھے لکھے سمجھ دار مسلمان بھی ناجائز نہیں سمجھتے۔

بعض لوگ تعزیتی اجلاس کی بجائے ''دعا'' کے نام سے لوگوں کو اکٹھا کر لیتے ہیں، جس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ اس طرح تمام متعلقین مل کر تعزیت بھی کر لیتے ہیں اور دعا بھی ہو جاتی ہے۔ دورِ حاضر کی مصروف زندگی گزارنے والوں کا وقت بھی بچتا ہے۔ نیز اس قسم کے اجلاس کروا کر صحافی اور کاروباری لوگ اخبارات میں خبر بھی لگوا لیتے ہیں، اخبار میں خبر چھپنے یا کسی کارِ خیر کو انجام دینے کو مشہور کرنے کا شوق بھی پورا ہو جاتا ہے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ تعزیتی اجلاس ہو یا دعا، قل ہو یا چہلم، ان سب میں قدرِ مشترک ایک ہی ہے: لوگوں کا اکٹھا ہونا اور فوت ہو جانے والے کو یاد کرنا۔ جب کہ نبی اکرم ﷺ کے ارشادات سے پتا چلتا ہے کہ میت ہو جانے پر سوائے جنازے اور تدفین کے لیے اکٹھا ہونے کے کسی اور کام کے لیے لوگوں کا اکٹھا ہونا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے اور ہمارے اسلاف اسے ''النیاحہ'' ہی شمار کرتے تھے۔ لہٰذا اس قسم کی مجالس میں بھی شریک نہیں ہونا چاہیے۔

تعزیتی اجلاس یا دعا کے نام پر لوگوں کو اکٹھا کرنے کے رواج کے پیچھے بھی یہی خیال ہے کہ تعزیت کے لیے آنا ہر شخص پر فرض ہے جو میت سے میت کے قریبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ داروں سے تھوڑا بہت تعلق رکھتا ہے کیوں کہ لوگ وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اس طرح میت ہو جانے والے گھر کے لوگوں کا کثیر وقت تعزیت کے لیے آنے والوں کی مہمانی کرنے میں گزر جاتا ہے۔ یہ بھی ضروری سمجھا جاتا ہے کہ میت کے تمام رشتہ داروں سے الگ الگ تعزیت کی جائے حالاں کہ ایک شخص سے تعزیت کر لینے کے بعد سب سے تعزیت کرنا لازم نہیں ہے۔

یاد رہے کہ یہ طریقہ بھی یورپ کے کافر و مشرک لوگوں کا ایجاد کردہ ہے اس لحاظ سے یہ کافروں کی نقالی بھی ہے اور کافروں کی نقالی کرنا حرام ہے۔

(ابوداؤد:۴۰۳۱)

برسی منانا:

ہندوؤں کے ہاں بیٹے پر واجب ہے کہ وہ باپ کا غم ایک سال تک منائے۔ اس دوران میں اس پر بیوی سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ جب سال گزر جائے تو بڑے پیمانے پُرتکلف دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔[کتاب الہند،ص:۳۷۳]

دورِ حاضر میں دیگر اقوام میں مرنے والے کی ایک سال بعد یاد منانے اور دعوت و تقریب کرنے کو برسی کہتے ہیں۔

برسی منانا دراصل کسی فوت ہونے والے کو زندہ رکھنے اور اس کا تذکرہ زندہ رکھنے کی ایک خود ساختہ ناکام کوشش ہے۔ اسلام میں نہ برسی کا جواز ہے اور نہ ہی عرس کا۔ یہ مشرکانہ قوموں کا طریقہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں صاحبِ ایمان کے صرف صدقاتِ جاریہ زندہ رہتے ہیں جس میں اس شخص کی اپنی کوشش ہی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ اور ان صدقاتِ جاریہ پر اسے مرنے کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں ایسے کام کر جائے جو مرنے کے بعد بھی اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتے رہیں۔ نیز اپنے لواحقین کو وصیت کر جانا چاہیے کہ وہ اس کی موت کے بعد برسی، قل یا کوئی بھی غیر شرعی رسم نہ کریں۔ [تفصیل کے لیے دیکھیے: زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ]

غیر مسلم سے تعزیت کرنا؟

تحفہ لینا دینا، عیادت کرنا، مبارک باد دینا، سلام کرنا، چھینک کا جواب دینا، جنازے میں شرکت کرنا، تعزیت کرنا یہ سب باہمی بھائی چارے، ہمدردی اور ربط و تعلق کی مضبوطی کی علامتیں ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان یہ تمام امور محبت کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ ہیں۔ یہ تمام امور مسلمانوں پر ایک دوسرے کے حوالے سے واجب ہیں لیکن غیر مسلم کے لیے ان میں سے تحفہ دینے اور عیادت کرنے کی اجازت ہے جس میں یہ نیت بھی ہونی چاہیے کہ مسلمان، بیمار غیر مسلم کو دعوتِ اسلام پیش کریں گے۔ تحفہ دینے میں بھی غیر مسلم کے دل کو اسلام کے لیے نرم کرنے کی نیت ہی کارفرما ہونی چاہیے ورنہ صرف محبت بڑھانے یا محبت کے اظہار کے لیے کافر کو تحفہ نہیں دینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے یہاں اکثر لوگوں کے ہاں غیر مسلم کام کرتے ہیں یا خود مسلمان کافروں کے ممالک میں رہتے ہیں اس لیے ان کو یہ مسئلہ آئے روز پیش آتا رہتا ہے کہ کافروں کے ہاں میت ہو جائے تو تعزیت کی جائے یا نہ کی جائے۔ غیر مسلم کے ہاں میت ہو جائے تو درج ذیل امور کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔

☆ کافر کے مرنے پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نہیں کہا جائے گا کیوں کہ کافر اِنَّا (ہم سب) کے زمرے میں شامل ہی نہیں ہے۔ نہ ہی اس کا اللہ کی طرف لوٹنے اور اس کے سامنے حاضر ہونے پر ایمان ویقین تھا۔

☆ کافر کا رشتہ قریبی ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

☆ کافر میت کا چہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔

☆ کافر میت کی تدفین اور دیگر آخری رسومات میں شرکت نہیں کی جائے گی۔

☆ کافر میت کے لیے دعائے مغفرت یا اس کی قبر میں آسانی کے لیے دعا کرنا ممنوع ہے۔ اسے مرحوم ومغفور بھی نہیں کہہ سکتے۔

☆ کافر میت کے لواحقین کے پاس تعزیت کے لیے نہیں جا سکتے لیکن موت پر دل نرم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا دعوتِ توحید پیش کرنے اور اللہ کے سامنے جواب دہی کے لیے پیش ہونے کا احساس پیدا کرنے کے لیے جا سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر کافر میت کی تدفین کے لیے کوئی آدمی نہ ہو تو عزت و احترام سے نہیں بلکہ کافر کے جثے کو ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔

☆ کافر کی میت کا کوئی ایسا احترام نہیں ہے جیسا مسلمان میت کا احترام لازم ہے۔ مثلاً میت کو نرمی سے ہاتھ لگانا، غسل دینا، صاف کفن پہنانا، جنازہ آہستہ آہستہ اٹھانا وغیرہ۔

☆ کفار کی میت پر کافروں کے ہاں جانا، ان کی قبروں پر پھول چڑھانا، تدفین کے وقت یا تعزیت کی علامت کے طور پر چند منٹ خاموشی اختیار کرنا، تعزیتی پیغام بھیجنا یہ سب جائز نہیں ہے۔

☆ کافروں نے اگر اہلِ دنیا کے لیے یا انفرادی طور پر کسی مسلمان کے لیے کوئی اچھا کام کیا ہے تو اس کا تذکرہ کر سکتے ہیں لیکن اس کے کام کو مسلمان بہن بھائیوں کی کوششوں کے مقابلے میں بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری بات

موت ایک فطری عمل ہے، جانے والوں پر صدمہ فطری بات ہے لیکن اس کو احسن طریقے سے برداشت کرنا مومن کی شان ہے۔

پورے وقار اور احترام کے ساتھ تکفین وتدفین کی جائے۔

کسی بھی معاشرے میں رائج کافروں کی رسومات سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

ہمارے ہاں ہر رسم کا تعلق ہندوؤں کی رسموں سے ہے لہٰذا ان سے بچنا ہماری اسلامی غیرت کا تقاضا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے جانے والوں کی مغفرت فرمائے اور ہمیں اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے اور فوت ہونے والے کے آخری کام بھی سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

مدح مرسل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت کی الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
تحفظِ تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتل غیرت
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوطِ مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شبِ برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنفِ مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
تحفظِ معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
دو چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطو نگڑا پار گیا
اوں حوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننی منی سوچیں
ننی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آپا کا چاند

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ